بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وفاق المدارس العربیہ

نقشِ آغاز

وفاق المدارس کے حالیہ اجلاس ملتان بالخصوص اس کے نصاب کمیٹی میں احقر نے نہ صرف شمولیت کا ارادہ کر لیا تھا بلکہ سفر پر روانہ بھی ہو چکا تھا کہ بعض دیگر درپیش عوارض کی وجہ سے سفر ملتوی کرنا پڑا احقر کی طرف سے دار العلوم کے ایک فاضل مدرس مولانا عبد القیوم نے شرکت کی اور واپسی پر جو مختصر رپورٹ لکھی اسی کو ان صفحات میں پیش کیا جا رہا ہے۔

(سمیع الحق)

مدارس عربیہ پاکستان کی تنظیم وفاق المدارس کے ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ / مارچ ۱۹۸۴ء کو قاسم العلوم ملتان میں نصاب تعلیم کمیٹی، مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ کے کئی مختلف اجلاس منعقد ہوئے جن میں صدر وفاق مولانا محمد ادریس صاحب اور ناظمِ اعلیٰ مولانا سلیم اللہ خان صاحب کراچی کے علاوہ ملک کے چاروں صوبوں سے سینکڑوں مقتدر علماء اور دینی مدارس کے مہتممین اکابر علماء و اساتذہ اور دینی جرائد کے مدیرانِ گرامی نے شرکت کی، سہ روزہ اجلاس کی مختلف نشستوں میں وفاق کی تنظیم استحکام، وسعت اور طریق کار کے سلسلہ میں غور و خوض کیا گیا۔ مدارس عربیہ کے نصابِ تعلیم کی یکسانیت اور درسِ نظامی کی تشکیل جدید کا مسئلہ بھی زیرِ بحث آیا، اور الحمد للہ کہ وفاق کو اس سلسلہ میں زبردست کامیابی حاصل ہوئی۔

علمی انحطاط، اجتماعی پراگندگی، بے نظمی، سیاسی بے شعوری، افتراق و انتشار اور تعلیمی و علمی حلقوں کے زوال و اضمحلال کے اس دور میں صرف "وفاق المدارس العربیہ" کی تنظیم ہی ایک ایسا نقطۂ وحدت ہے جس پر ولی اللّٰہی قافلہ سے تعلق رکھنے والے تمام طبقے جمع ہیں اور الحمد للہ کہ اب "وفاق" ایک غیر منقسم وحدت بن چکا ہے۔ برصغیر میں جب انگریزی استعمار کے نتیجے میں انگریزی تمدن، انگریزی تہذیب اور اباحیت و الحاد کا سیلاب بڑھنے لگا تو انگریزی تعلیم و تہذیب عزت و وقار کا معیار بن گئی۔ اور قوم کا عمومی رخ دینی علوم کی بجائے لارڈ میکالے کی تعلیم کی طرف موڑ دیا گیا اور استعماری طاقتیں اپنے خاص منصوبوں کے ساتھ تخویف و تحریص اور طمع و لالچ کے ساتھ اور تمام وسائل کو بروئے کار لاکر اہلِ اسلام کو دین حقہ سے برگشتہ کرنے لگیں۔ ایسے پُر آشوب حالات اور کٹھن دور میں حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی اور آپ کے رفقاء نے بالہام ربانی ایک منظم شکل میں دینی مدارس قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ مدرسہ عربیہ دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور اور دیگر کئی مدارس کی بنیادیں رکھی گئیں۔ رفتہ رفتہ یہ تحریک پورے ہندوستان میں پھیل گئی اور دینی مدارس کا

ایک وسیع جال بچھا دیا گیا۔

تقسیم ہند کے بعد پاکستان میں مدارس عربیہ کو جو سب سے زیادہ خطرہ لاحق رہا وہ یہ کہ یکے بعد دیگرے ہر حکومت مدارس عربیہ کو اپنی تحویل میں لے کر ان کا رُخ جدید عصری علوم کیطرف موڑنا چاہتی تھی اور اس طرح دینی مدارس کو اپنے مقصد و موضوع کے اعتبار سے اپاہج کرنا مقصود ہوتا تھا۔ اس لئے ضرورت محسوس کی گئی کہ دینی مدارس جو کسی حکومت کے دخل کے بغیر آزادانہ و خود مختارانہ خدمات انجام دے رہے ہیں کا رضاکارانہ طور ایک ایسا بورڈ اور تنظیم تشکیل دی جائے جو مدارس عربیہ کے تحفظ و بقا اور استحکام کے ساتھ ساتھ نصاب تعلیم میں یکسانیت، تعلیمی معیار کی بلندی، امتحانات اور ان کے طریق کار اور نظم و ضبط کو بہتر سے بہتر اور معیاری بنانے کا کام کرے اور سب کو ایک لڑی میں پرو کر ملت کی وحدت کو برقرار رکھے۔

چنانچہ اکابر علمائے دیوبند نے اپنے ایک اہم اجلاس میں اس تجویز کی منظوری دے دی جو مختلف مراحل سے گزر کر بالآخر ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ کو وفاق المدارس العربیہ کے نام سے ایک جامع عالمگیر اور وسیع تنظیم کی صورت میں وجود میں آئی۔

چنانچہ وفاق نے اپنے یوم تاسیس سے لیکر آج تک مرحلہ وار جتنی خدمات بھی سرانجام دی ہیں سب کا اصل محور اور خلاصہ مدارس عربیہ کو ایک نقطۂ وحدت پر جمع کرنا ہے۔ اور بحمداللہ کہ اس مقصد میں وفاق اور خاص کر موجودہ قیادت کو کافی حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مدارس جو انفرادیت، بدنظمی اور علمی و فکری انحطاط و اضمحلال کا شکار تھے، فکری و علمی ترقیوں کی طرف گامزن ہوئے اور وفاق کی برکت سے دینی علوم اور تعلیمی نصاب و نظام اور باہمی ربط و اعتماد اور آپس میں اتحاد و اتفاق میں بیش بہا اضافہ ہوا اور اب بحمداللہ وفاق سے وابستہ مدارس کی تعداد ایک ہزار کے قریب پہنچ چکی ہے۔ جبکہ اس سے قبل وفاق سے وابستہ مدارس کی تعداد تین سو کے لگ بھگ تھی۔

حکومت کے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اور مدینہ یونیورسٹی سے سندات کا معادلہ، معادلہ کے لئے انگریزی کی شرط ختم کرانے کے ساتھ وفاق کو ملک و بیرون ملک اور اعلیٰ علمی حلقوں میں متعارف کرانا اور اس نوع کی کئی خدمات کا سہرا وفاق المدارس کی موجودہ قیادت کے سر ہے۔ وفاق کی تنظیم اور اب نصاب تعلیم کے مسئلہ میں سرپرست وفاق المدارس حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ اور دارالعلوم حقانیہ کے اکابر اساتذہ نے بھی خوب دلچسپی سے حصہ لیا چنانچہ ۲۶ نومبر ۱۹۸۲ء کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ نے تمام اساتذہ کی میٹنگ بلائی اور نصاب کے سلسلہ میں اہم تجاویز مرتب کیں اور نصاب کمیٹی کے نام ایک پیغام میں فرمایا: "نصاب تعلیم میں غور و فکر اور ترمیم و اضافہ کا مطمح نظر مدرسہ کی تعلیم مدرسہ کے طالب علم کی

ذمہ داری، اسباق کی ترتیب، اوقات کا لحاظ، محنت و مطالعہ اور تکرار کے اوقات، دماغی سکون اور دماغی صلاحیتوں کو جلا دینے اور صیقل کرنے والے ذرائع اکابر و اسلاف کے علوم و معارف سے وابستگی علمی کمالات، امتیاز و اختصاص، صدق و اخلاص کے ساتھ موجودہ دور میں اس کا کردار دنیا کے نقشہ میں اسکی حیثیت اور جان بلب ملت مرحومہ اور مطلق انسانیت کے لئے اسکی مسیحائی و جاں نوازی اور اس کے عظیم علمی و عرفی مقاصد اور فوائد کی اہمیت، ہونی چاہئے۔

۳۱ جنوری ۱۹۸۴ء کو مولانا سمیع الحق صاحب کے مشورہ سے احقر راقم الحروف نے نصاب کمیٹی کے فاضل ارکان کے نام ایک تفصیلی خط لکھا جسے وفاق کے مرکزی دفتر ملتان نے تقسیم کیا اور علمی حلقوں میں پسند کیا گیا اور اب الحمدللہ کہ وفاق اپنے حالیہ سہ روزہ اجتماع میں ایک ایسے جامع نصاب تعلیم اور درس نظامی کی تشکیل میں کامیاب ہوگیا جو مدارس عربیہ کے اکثر حضرات کی رائے سے ہم آہنگ ہے۔ اور علمی رسوخ و استعداد کو برقرار رکھنے کا ضامن ہے۔ عاملہ اور شوریٰ نے متفقہ طور پر اس نصاب تعلیم کی منظوری دیدی ہے۔

تیسرے روز مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا محمد ادریس صاحب کو صدارت مولانا سلیم اللہ خان کو حسب سابق متفقہ طور وفاق المدارس العربیہ کی نظامت کی ذمہ داری دوبارہ سونپ دی گئی —— دارالعلوم حقانیہ اور الحق شوریٰ کے فیصلہ کو صحیح اور دقیع قرار دیتے ہوئے ہر دو حضرات کو دوبارہ منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ وفاق کی تنظیم ایک خالص علمی اور مسلکی تنظیم رہے اور اسے موجودہ پرفتن دور کے سیاسی جھمیلوں اور گروہی تعصب و تحزب سے ہر لحاظ سے دور رکھا جائے جس کا نتیجہ بالآخر انتشار اور کسی ادارہ و تنظیم کے اختلال اور بربادی ہی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اکابر وفاق کا فرض ہے کہ وہ ہر ایسی حرکت اور اقدام سے وفاق کو محفوظ رکھیں گے جو اس تنظیم کو سبوتاژ کرنے کا سبب بن سکتا ہو ورنہ تیس سال کی ساری محنت پر گھنٹوں میں پانی پھر جائے گا۔ ولا فعلہا اللہ۔